سوال

(610)فوت شدہ کی طرف سے زندہ کا بیعت لینا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سالانہ اجتماع عام رائیونڈ سال ۱۹۹۲ء کے موقع پر حسب سابق بیعت عام منعقد ہوئی ہے۔ اس کے اختتام الفاظ تھے: ''بیعت کی ہم نے حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر انعام کے واسطے سے۔'' (واضح رہے کہ یہ بیعت تبلیغی جماعت کے موجودہ امیر حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نے لی)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس نوع کی بیعت جس میں فوت شدہ شخص کے ہاتھ پر بالواسطہ یا بلاواسطہ بیعت ہو، قرآن وسنت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ (عبدالمجید گوندل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کی بیعت امرِ محدث (بدعتی کام) ہے۔ شریعت اسلامی میں اس کا کوئی جواز نہیں اور نہ صحابہ کرام اور ائمہ دین سے اس کی سند دستیاب ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔ صحیح حدیث میں ارشادِ نبوی ہے:

’مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ‘ (صحيح البخاري،باب إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ،رقم:۲۶۹۷)

''یعنی جو کوئی دین میں اضافہ کرتا ہے وہ مردود ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:454

محدث فتویٰ